(آخری قسط)

مولانا محمد عرفان الحق اظہار حقانی
مدرس جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

عالم اسلام صلیبی دہشت گردی کے نرغہ میں

اسلام آباد اور لاہور میں مولانا سمیع الحق صاحب کی معرکتہ الاراء نئی کتاب ''صلیبی دہشت گردی اور عالم اسلام'' کی تقریب رونمائی کی رپورٹیں پچھلے شماروں میں شائع ہو چکی ہیں۔ 27 راگست 2004ء کو کراچی کے آواری ہوٹل میں رونمائی کی تقریب کی رپورٹ شائع کی جارہی ہے۔ کراچی کے بعض ممتاز علماء سیاستدانوں ممبران پارلیمنٹ' ممتاز صحافیوں اور کالم نگاروں نے اظہار خیال کیا جس کے چیدہ چیدہ حصے شامل کئے جارہے ہیں۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض مولانا مفتی محمد عثمان یار خان صاحب نے انجام دیئے۔ تقریب کے حاضرین میں درجنوں شہرہ آفاق علماء وفضلاء اور دانشوروں کے علاوہ سندھ کے وزیراعلیٰ ارباب غلام رحیم بھی مہمان خصوصی کے طور پر موجود تھے۔ وقت کی کمی کی وجہ سے کئی حضرات کو اظہار خیال کا موقع نہ مل سکا۔.............................. (ادارہ)

حافظ محمد تقی صاحب۔ رہنما جمعیت علماء پاکستان

آج کی یہ تقریب جس کتاب کی رونمائی میں ہے وہ اپنے نام کے حوالے سے بڑی جامع اور واضح طور پر بتاتی ہے کہ اس کتاب کے مصنف نے کیا کہنا چاہا ہے اور اس نے اس کتاب میں کیا بات کہی ہے۔ مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ العالی اس حوالے سے پہلے ہی بڑے معتبر ہیں کہ آپ بہت بڑے خانوادے سے تعلق رکھتے ہیں آپ کے والد ماجد حضرت علامہ مولانا عبدالحق صاحبؒ نے جنہوں نے مذہبی میدان میں بھی اور سیاسی میدان میں بھی کارہائے نمایاں انجام دیئے' مولانا نے اسے آگے بڑھاتے ہوئے بیک وقت کئی محاذوں پر شاندار طریقے سے کام کیا اس کتاب کو سرسری پڑھنے سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ اس کتاب کے ذریعہ مولانا نے اسلام اور پاکستان کا ایک طرح کا مقدمہ لڑا ہے۔ اور ہر اس موضوع پر مولانا نے اظہار خیال فرمایا ہے۔ جس کے بارے میں مغربی میڈیا یا مسلمانوں کے متعلق غلط پروپیگنڈہ کر رہا تھا اور مسلمانوں کو دنیا میں رسوا اور بدنام کر رہا تھا۔ مولانا صاحب نے اس سلسلہ میں کوئی نقطہ تشنہ نہیں چھوڑا۔ صحافیوں اور میڈیا کے نمائندوں سے خطاب کیا ان کی غلط فہمیوں کو جہاد کے حوالہ سے دور کیا۔ افغانستان میں جب روس داخل ہوا اور اس نے جارحیت کا آغاز کیا تو اس وقت سے لے کر طالبان کے آخری دور تک کی تاریخ اس کتاب میں رقم ہے۔ مولانا نے ہر مرحلہ پر اسلام کی آبیاری کرنے کیلئے اغیار کے ہتھکنڈوں کو نیست و نابود

کرنے کے لئے جو کارہائے نمایاں انجام دیئے اس سب کا تفصیلی صورتحال بھی اس کتاب کے اندر موجود ہے۔ اسلام کی حقانیت کے بارے میں جہاد کے بارے میں افغانستان کے بارے میں حتی کہ عراق کے بارے میں کشمیر کے بارے میں اور فلسطین کے بارے میں اور اسلام کے خلاف اغیار نے جو باتیں گھڑی تھیں انکے مدلل جواب دیئے ہیں وہ اپنی مثال آپ ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ ایک ریفرنس کی حیثیت سے پاکستان کی تمام لائبریریوں میں اسکا ہونا بڑا ضروری ہے۔جیسا کہ پروفیسر عبدالرشید صاحب نے بتایا کہ اگر اس میں اضافے ہوجائیں تو یہ کتاب مزید معتبر ہوجائیگی۔اور ان تمام لوگوں کیلئے دلچسپی کا باعث بنے گی جو کچھ سیکھنا چاہتے ہیں اور اسلام کے بارے میں معلومات حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ میں آخر میں حضرت مولانا سمیع الحق صاحب کو مبارکباد دیتا ہوں اور یہ توقع رکھتا ہوں کہ یہ کتاب پاکستان کے پڑھے لکھے لوگوں کیلئے' علماء کیلئے' دانشوروں کیلئے' اور سکالرز کیلئے ہی نہیں بلکہ دنیا بھر کے تمام ان لوگوں کیلئے جو کچھ دیکھنا' معلوم کرنا' سمجھنا اور کچھ سیکھنا چاہتے ہیں ان سب کیلئے ایک بہترین کتاب ثابت ہوگی۔وما علینا الا البلاغ۔

جناب علامہ حسن ترابی صاحب۔صوبائی صدر I-T-P

قابل احترام حضرت علامہ سمیع الحق صاحب۔ جناب ارباب غلام رحیم صاحب' وزیراعلیٰ سندھ۔علمائے کرام دوستو! ساتھیو! السلام علیکم!

بنیادی لحاظ سے بارگاہ خداوند کا ارشاد ہے کہ ان تنصروا الله ینصرکم ویثبت اقدامکم۔ یقیناً یہ لکھنا پڑھنا مدارس جہاد اور احتجاج وغیرہ یہ سب چیزیں اللہ کی نصرت ہیں اور خداوندی ہی نے اپنی نصرت سے ہمیں اس بات پہ آمادہ کیا کہ میں کم ازکم اس بات پر آج فخر کرتا ہوں کہ یہ جن لوگوں کو دہشت گردوں کا نام دے رہے ہیں' وہ حقیقت میں پکے نمازی اور دیندار بے ضرر لوگ ہیں۔ ہمارا کوئی اچھا عمل ہو یا نہ ہو لیکن ان کی دشمنی نے ہمیں بتادیا کہ یقیناً ہم سب کا راستہ اسلام کا راستہ ہے۔محمد عربی کا راستہ ہے۔حق کا راستہ ہے اور وقتی مشکلات کا انشاءاللہ سامنا کریں گے اور ان مشکلات کے بعد انشاءاللہ جاء الحق وزھق الباطل والی منزل آنے والی ہے۔اور خدا کا وعدہ ہے کہ چاہے مشرک کو کتنا مکروہ گزرے ناپسند کرے خدا اپنے دین کو تمام ادیان پر غالب کرے گا۔اس حوالے سے میں سمجھتا ہوں کہ پاکستان کے طول وعرض میں بہت سارے علماء کرام' دانشور' صحافی برسرپیکار ہیں۔قلمی حوالے سے تقریروں کے حوالے سے' مدارس کے حوالے سے اور اس میں مولانا سمیع الحق صاحب اور آپ کے خانوادے کا نام بھی گنا جاتا ہے۔اور ساتھ ساتھ میں سلام کرتا ہوں حضرت علامہ سمیع الحق صاحب کو کہ انہوں نے اسلامی نظام کی احیاء کے لئے پاکستان میں بیس (بنیاد) فراہم کیا۔ یہاں بیس کوئی نہیں تھی۔اور تمام تر مشکلات اسی وجہ سے تھیں کہ ہمارا آپس میں انتشار تھا۔ ہماری شناخت مسلکوں کے حوالے سے ہماری شناخت اپنے مدارس' مذاہب اور غیراہم مسائل کے حوالے سے تھی ان کو ہم نے اتنا ابھارا تھا کہ اصل اسلام چھپا ہوا تھا ہم میں کوئی بریلوی تھا کوئی دیوبندی تھا کوئی سنی تھا

تو کوئی پٹھان تھا کوئی پنجابی۔ اوران کی کوشش سے پاکستان میں ایک بیس بن چکا ہے۔ اس شناخت کو جو خدا نے ہمیں عطا کیا جو محمدؐ نے ہمیں دیا کہ نحن مسلمون اس شناخت کو آگے کریں تو اس حوالے سے پاکستان میں ایک بیس متحدہ مجلس عمل کی شکل میں بن چکا ہے۔ اگر چہ اس سے آپ ناراض ہیں اس کے باوجود ان کے بانی ارکان میں سے حضرت قبلہ صاحب ہیں اور مجھے یقین ہے کہ انشاء اللہ تمام تر مشکلات کے باوجود یہ بار آور ہوگا اور امت مسلمہ کی نظریں اسی پر ہیں اگر کوئی سمجھتا ہے کہ ووٹ دیا گیا ہے کسی فرد کو یا جماعت کو تو یہ غلط ہے بلکہ اس اتحاد کو امت نے پسند کیا ورنہ اس سے قبل دیوبندی بریلوی شیعہ ہم مختلف شکلوں میں لوگوں کے پاس جاتے رہے لیکن انہوں نے ہمیں ووٹ نہیں دیا بلکہ ہمیں مسترد کیا اور لوگوں نے ہمیں علماء کرام کو مولویوں کو یہ پیغام دیا کہ تم سن لو تمہارا مقابلہ کفر سے ہے تمہیں جب بھی ہمارے پاس آنا ہے تو شیعہ بن کر نہیں آنا' سنی بن کر نہیں آنا' دیوبندی بن کر نہیں آنا' مسلمان بن کر آنا ہے۔ اور ہم نے اس تحریک کا آغاز انشاء اللہ کیا اس سرزمین پاکستان کو اگر اپنے خواب کی تعبیر ملے گی تو اس اتحاد اور اخوت سے ملے گی اور انشاء اللہ امریکہ کچھ بھی کرے شیطان کچھ بھی کرے آنے والا کل انشاء اللہ اسلام کا ہوگا۔ مسلمانوں کا ہوگا۔ امت مسلمہ کا ہوگا۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ

سینیٹر مولانا ہدایت اللہ شاہ صاحب۔ جمعیت علماء اسلام (ف)

امت مسلمہ کو آج بنیادی حقوق سے محروم کیا جارہا ہے بالخصوص ان کے عقیدے اور کلچر پر ایک یلغار ہے۔ مسلمانوں کو آج بنیادی حقوق (فنی تعلیم) سے محروم کیا جارہا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ کتاب لکھ کر امت مسلمہ پر مولانا سمیع الحق نے بہت بڑا احسان کیا۔ جس میں اسلام کا جو موقف بیان کیا گیا ہے اور ایسے لوگوں کا توڑ پیش کیا ہے جو کہ اسلام کے خلاف زہریلا پروپیگنڈہ کررہے ہیں۔ اللہ مولانا کو جزائے خیر عطا کرے۔ آج امت مسلمہ کو جو مسائل درپیش ہیں اس کتاب سے میرے خیال میں اس کا مداوا ہوگیا۔ اللہ پاک ہمارا اور آپ کا حامی وناصر ہو۔

جناب ڈاکٹر شاہد مسعود صاحب: معروف ٹی وی چینل ARY کے نامور کمپیئر اور دانشور:

بہت سارے علماء دین بیٹھے ہیں آپ کے سامنے مذہب کے حوالے سے کوئی بات کرنا یا محمود شام جیسی شخصیت کی موجودگی میں خود کو میڈیا کا کچھ بھی کہنا میں سمجھتا ہوں کہ میرے لئے نامناسب ہے۔ پچھلے تین برسوں میں آپ تمام لوگوں کے تعاون اور دعاؤں نے مولانا سمیع الحق صاحب سمیت میرا ساتھ دیا۔ اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا احسان ہے میری ملاقات مولانا سمیع الحق صاحب سے ایک سال پہلے ہوئی جب میں عراق سے واپس آیا تھا' قاضی حسین احمد کی رہائش گاہ پر متحدہ مجلس عمل کا ایک اجلاس ہورہا تھا قاضی صاحب علامہ شاہ احمد نورانی مرحوم' مولانا فضل الرحمن صاحب اور مولانا سمیع الحق صاحب تمام عمائدین وہاں موجود تھے۔ راستہ میں مولانا سمیع الحق صاحب سے ملاقات ہوئی وہ ایک ایسی ملاقات تھی گویا کہ ان کو برسوں سے جانتا ہوں اتنی شفقت اور محبت ان کی طرف سے ملی۔ جب ۱۱ ستمبر کا واقعہ ہوا تو